عملی تنقید

اردو میں تنقید جدید کی روایتوں کی تشکیل اصلاحی عہد میں ہوئی۔ اس سے قبل تذکروں کی تنقیدی روایتیں ملتی ہیں جس میں تعریف یا تنقیص کا عام میلان ہوتا تھا. تذکرہ نگار اپنے تاثرات کی وضاحت پر قناعت اختیار کرتے تھے اور شاعروں کے حالات زندگی کی فراہمی کے سلسلے میں زیادہ گہری بصیرت سے کام نہیں لیتے تھے۔ حالی نے تذکروں کی اس روایت سے انحراف کر تنقید جدید کی ان روایتوں کی تشکیل کی جن کی بنیاد پر نظری اور عملی تنقید کے میلانات کو فروغ حاصل ہوا اسی دور میں عملی اور تقابلی تنقید کی روایت کی تشکیل میں شبلی نے بھی نمایاں حصہ لیا۔

عملی تنقید کا بنیادی مقصد ادبی تخلیقات کی تفہیم اور تجزیہ ہے اس کا طریقہ کار نہ تاثراتی ہوتا ہے اور نہ تنقید نگار اپنے نظریات اور خیالات کی وضاحتوں پر اصرار کرتا ہے۔ وہ زیر تنقید ادبی تجربات کی خوبیوں اور خامیوں کی چھان پھٹک کرتا ہے اور اس کے موضوعی اور ہیئتی حسن و قبح کو منظر عام پر لاتا ہے انگریزی ادب میں آئی، اے رچرڈز کی تصنیف Practical Criticism، ۱۹۲۹ میں منظر عام پر آئی تو تفصیل کے ساتھ اس کے عمل و تصور کا اظہار ہوا جب کہ اردو میں حالی اور شبلی ہی کے عہد میں اس کا آغاز ہوا۔ لیکن اس سلسلے کی پہلی باضابطہ تصنیف کلیم الدین احمد کی تصنیف "عملی تنقید" منظر عام پر آئی۔ مغربی و مشرقی دونوں ہی زبان و ادب کے عملی تنقید نگاروں نے اس کی وضاحت کی ہے کہ ادبی تجربات کو سطحی انداز میں پڑھنا اور پھر خیالات و تاثرات کا اظہار کر دینا ناکافی ہے، عملی تنقید کا تقاضا اسی وقت پورا ہو سکتا ہے، جب زیر تنقید ادبی تجربے کی تمام خارجی اور داخلی خوبیوں اور خامیوں کا مطالعہ معروضی اور تجزیاتی انداز میں کیا جائے۔ کوئی بھی ادبی تجربہ ایک مخصوص نظام فکر کا حامل ہوتا ہے۔ اور اس کی ایک خاص ہیئتی ساخت ہوتی ہے اس کا مجموعی تاثر اپنے اندر ایک ایسی کیفیت رکھتا ہے جسے پوری طرح پرکھنے اور سمجھنے کے لیے عملی تنقید نگار کو ادبی تجربوں کی داخلی اور خارجی سطحوں پر بہت ہی مستعد رہنا پڑتا ہے۔ ٹی، ایس، ایلیٹ نے نظم کی عملی تنقید کے بارے میں یوں عرض کیا ہے:

> "We can only say that a poem in some sense had its own life, that its part from something quite different from a body of neatly ordered biographical date, That the feeling or emotion, or vission resulting from the poem, is something different from the feeling or emotion or vission in the mind of poet."

گویا ایلیٹ کے مطابق عملی تنقید کا عمل ایک نہایت پیچیدہ، مرکب اور ذمہ دارانہ عمل ہے۔ یہاں جذباتیت، تاثریت اور تصوریت کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔ عملی تنقید نگار

اپنے معروضی مطالعے کے نتائج کو بہت ہی سنجیدگی کے ساتھ قلم بند کرتا ہے اور وہ اپنے تخلیقی تجربات سے متعلق اپنی تنقیدی تحریروں کے ذریعہ ادبی تجربوں کی معنوی تہوں میں اترنے کی مخلصانہ کاوشیں کرتا ہے۔ وہ نہ فنکار یا ادیب کی زندگی کی تفصیلات میں جاتا اور نہ اس کے عہد کے متعلقات اور جزئیات کی چھان بین پر زیادہ زور دیتا ہے۔ وہ اپنی تمام تر توجہ کو ادبی تجربوں کی معنویت کی تلاش و تجزیہ پر مرکوز رکھتا ہے۔ اسی لیے اس کی عملی تنقیدیں ادب پاروں یا ادبی تجربوں کی ان تمام خوبیوں اور خامیوں کا احاطہ کر لیتی ہیں جو ان کے اندر موجود ہوتی ہیں۔ ہم اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ ادبی تخلیقات کی کامیابی اور خوبصورتی کا انحصار خیال و جامعہ خیال اور لفظ و بیان دونوں ہی پر ہے۔ کوئی بھی خیال اعلیٰ سے اعلیٰ اور نادر سے نادر ادبی طور پر اس وقت تک اہم اور مفید قرار نہیں دیا جا سکتا جب تک اسے مناسب و موزوں پیرایۂ الفاظ میں بیان نہ کیا جائے۔ مناسب الفاظ ہی خیال کے یا موضوع یا تجربے کے جسم کو متعین کرتے ہیں۔ لفظوں کا یہی جسم ادبی تجربے کی ہیئت قرار دیا جاتا ہے۔ خیال یا تجربہ اسی ہیئتی وسیلے کے ذریعہ منظر عام آتا ہے۔ چنانچہ ان دونوں ہی پہلوؤں کی یکساں اہمیت ادب میں محسوس کی گئی ہے۔ عملی تنقید نگار ان دونوں پہلوؤں کے تجزیے سے اس کی نشان دہی کرتا ہے کہ ادیب یا فن کار کو بیان اور اظہار بیان کے مرحلوں میں کامیابی کس حد تک ہوتی ہے۔